REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم شنبہ — ۱۰ محرم سنہ ۱۳۸۱ھ

فی پرچہ ایک آنہ سابقہ / ۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ | ۲۴ احسان ۱۳۴۰ ہش | ۲۴ جون سنہ ۱۹۶۱ء | نمبر ۱۴۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ، ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

نخلہ ۲۲ جون

کل شام تک حضور کو اعصابی ضعف کی شکایت رہی۔ شام کے بعد طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہو گئی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفائے کامل و عاجل اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

"پاکستان اور نائیجیریا کے تجارتی تعلقات کو بہتر بنایا جائے گا"

نائیجیریا کے اقتصادی مشن کی پاکستانی تاجروں اور صنعت کاروں سے بات چیت

کراچی ۲۳ جون۔ نائیجیریا کے وزیر تجارت و صنعت مسٹر زیڈی ڈیپ چاریمانے کہا ہے کہ نائیجیریا اور پاکستان کے درمیان تجارتی تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے موجودہ حالات بے حد سازگار ہیں۔ وہ پاکستان کے ایوان ہائے تجارت و صنعت کے وفاق کے نائب صدر کے ایک بیان کا جواب دے رہے تھے۔ یہ سپاسنامہ وفاق کے کمیٹی ہال میں پیش کیا گیا تھا۔ پاکستان کے وزیر تجارت مسٹر حفیظ الرحمٰن بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔

نائیجیریا کے اقتصادی مشن نے جو کل رات یہاں پہونچا تھا۔ وفاق کے دفاتر کا دورہ کیا اور تجارتی تعلقات کو ترقی دینے کے بارے میں پاکستانی تاجروں اور صنعت کاروں سے غیر رسمی بات چیت کی۔ مسٹر دیپ چاریمانے اپنی تقریر میں کہا کہ ماضی میں ہمارے ملک ایک دوسرے کے قریب نہیں تھے۔ لیکن اب وہ ایک دوسرے کے قریب ہیں۔ لہٰذا ہمارے درمیان تجارتی تعلقات کو اب بہتر ہونا چاہیئے۔ نائیجیریا کے وزیر تجارت و صنعت نے کہا کہ پاکستان اور نائیجیریا میں اچھے تعلقات پیدا ہو چکے ہیں۔ اور وہ ایک دوسرے سے تعاون کر رہے ہیں۔ انہوں نے دونوں ملکوں کے درمیان زیادہ تعاون کی ضرورت پر زور دیا اور کہا تجارت کے ذریعہ ہی ہم ترقی کر سکتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں۔

وفاق ایوان ہائے تجارت و صنعت کے استقبالیہ میں وزیر صنعت مسٹر حفیظ الرحمٰن نے بھی ایک بہت مختصر سی تقریر کی۔ انہوں نے کہا کہ نائیجیریا کا اقتصادی مشن پاکستان کے تاجروں سے بہتر تجارتی تعلقات قائم کرنے کے لئے آیا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ مشن کا دورہ کامیاب ثابت ہوگا۔

— پشاور ۲۳ جون۔ مبینہ ایجنسی میں ایک افغان جاسوس میر اسلم کو گرفتار کیا گیا۔ اس کے قبضہ سے کچھ بم اور بارود بھی برآمد ہوا۔

سیلاب کے دنوں میں چوکس رہنے کے لئے ۴۷ ائرلیس سٹیشنوں کا قیام

اس سال چار لاکھ کی مالیت کا نیا سامان منگایا گیا

لاہور ۲۳ جون۔ مغربی پاکستان میں سیلاب کا موسم آنے والا ہے۔ اور متعلقہ صوبائی حکام نے صوبے کے شہروں اور دیہات کو سیلاب کی تباہ کاریوں سے بالکل محفوظ رکھنے کے لئے اپنی وسیع تدابیر مکمل کر لی ہیں۔ آج اس سلسلہ میں مغربی پاکستان میں سیلابوں سے متعلقہ پولیس عملہ ٹیلی کمیونیکیشنز کے سپرنٹنڈنٹ مسٹر بخشین نے بتایا ہے کہ اب تک صوبے میں وائرلیس کے ۴۷ ایسے سٹیشن قائم کر دیئے گئے ہیں جن سے سیلاب کے دنوں میں ہر ہر منٹ کی خبریں اور اطلاعیں موصول ہوتی رہیں گی۔ ان میں سے ۴۳ سٹیشن شمالی سرکل میں اور ۴ جنوبی سرکل میں قائم کئے گئے ہیں۔ انہی کے ذریعہ حکام اور عوام کو آگاہ کیا جائے گا۔

آپ نے بتایا کہ حکومت مغربی پاکستان نے امسال وائرلیس کے سامان کی خرید کے لئے چار لاکھ روپے منظور کئے تھے۔ اور سامان کی آمد جلدی متوقع ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ شمالی سرکل میں وائرلیس کے سات مزید سٹیشن سیلاب کی اطلاع کے لئے قائم کرنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ آپ نے کہا آجکل تو تمام دریاؤں میں سکون ہے۔ البتہ جولائی کے دوسرے ہفتے میں دریاؤں کی سطح بلند ہونی شروع ہوتی ہے کیونکہ برسات کے موسم کا اسی وقت آغاز ہوتا ہے۔

وزیر اعظم احمد و بیلو ۲۸ جون کو لاہور آئیں گے

لاہور ۲۳ جون۔ شمالی نائیجیریا کے وزیر اعظم سر احمد و بیلو ۲۸ جون کو تیسرے پہر پاکستان انٹرنیشنل ایرلائنز کے طیارے سے پشاور سے لاہور پہنچیں گے وزیر اعظم گورنر ہاؤس میں قیام کریں گے۔ اور شام ۴ کو شالامار باغ میں ایک شہری استقبالیہ میں شرکت کریں گے۔ یہ استقبالیہ وزیر اعظم کے اعزاز میں دیا جائے گا۔

صدر ایوب جولائی میں کینیڈا کا دورہ نہیں کر سکیں گے

مری ۲۳ جون۔ وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر ایس کے دہلوی نے بتایا ہے کہ صدر ایوب جولائی میں اپنے امریکہ کے دورے کے بعد کینیڈا کا دورہ نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ جولائی میں صدر ایوب کا دورہ محض کاروباری نوعیت کا ہوگا۔ آپ چھ دن تک امریکہ میں ٹھہریں گے۔ وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر اور وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب بھی آپ کے ہمراہ جائیں گے صدر ایوب پی۔ آئی۔ اے کے طیارہ پر امریکہ جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس لئے وہ ۱۰ جولائی کو امریکہ روانہ ہوں گے۔ اور ۱۱ جولائی کو واشنگٹن پہونچیں گے۔

انصار اللہ کا ساتواں سالانہ اجتماع

جملہ مجالس انصار اللہ کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ مجلس انصار اللہ کا آئندہ سالانہ اجتماع اپنی امتیازی خصوصیات کے ساتھ انشاء اللہ مورخہ ۲۷-۲۸-۲۹ اکتوبر بروز جمعہ ہفتہ اور اتوار دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے احاطہ میں منعقد ہوگا۔ تمام مجالس اجتماع پر شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اور زیادہ سے زیادہ انصار کو اس اجتماع میں شمولیت کی تحریک کریں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ر جون ۱۹۶۱ء

تربیت کی اہمیت

معاصر روزنامہ "دعوت" دہلی جو مودودی صاحب کے طرز خیال کا حامی ہے اور جو "احمدیت" سے اختلاف رکھتا ہے لکھتا ہے "... ہمیں ان احمدی حضرات کو ـــ اختلاف کے باوجود ـــ داد دینی چاہیئے جو مغربی اور افریقی ممالک میں اپنے طور پر اسلام کی خدمت انجام دے رہے ہیں خود یہ لوگ کرہ مریخ سے وارد نہیں ہوئے انہوں نے اپنے خاص نظام کے تحت اپنے نظریات وعقائد کی تربیت حاصل کی اور اپنے کردار کو پختہ بنایا اور مذہب کی دولت انہوں نے پائی اسے لیکر وہ افریقہ اور دوسرے ممالک میں پہونچے اور ایقان کے سہارے اس کی دوکانیں وہاں سجائیں جہاں ان کا نام لینا بھی دوسروں کے لئے باعث شرم ہے! لیکن جو نوجوان گھر پر اسلام سے واقف نہیں جن کے پاس نہ خزانہ ہے اور نہ اس کی کنجی ہے وہ مغربی ممالک میں جاکر یہی کر سکتے ہیں کہ انہیں اپنی اسلامیت پر شرم آئے اور مغربی افکار سے متاثر ہوں اور فیصلہ یہ کریں کہ مغربی قوموں نے مذہب سے آزادی حاصل کر کے ترقی کی اور اس کی وجہ سے انہیں مشرق پر برتری حاصل ہوئی گویا اصل مسئلہ تربیت کا ہے اسلام اور کفر کا نہیں ہے گھر کے ماحول میں جو رنگ چڑھ جائے گا خواہ وہ اسلامی رنگ ہو یا غیر اسلامی اسے مغربی ممالک میں جاکر نکھرنے کا موقع ملتا ہے جو شخص گھر میں اسلام کی تربیت سے محروم رہا اس کی محرومیت میں وہاں جاکر اور اضافہ ہوگا اور جس نے یہ نعمت گھر پر حاصل کر لی وہ کہیں بھی چلا جائے اپنی پونجی کی حفاظت ضرور کرے گا۔ (دعوت دہلی) (بحوالہ صدق جدید لکھنؤ ۱۶ر جون ۱۹۶۱ء)

معاصر نے اس میں ایک نہایت اہم بات پر روشنی ڈالی ہے اور وہ یہ ہے کہ کردار کی تعمیر کے لئے ضرور ہے کہ انسان پہلے تربیت حاصل کرے۔ اگرچہ اللہ تعالے نے انسان کو احسن تقویم میں خلق کیا ہے مگر ساتھ ہی اللہ تعالے نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ انسان ایک پھسلنے والی ہستی ہے اور وہ پستی کی ڈھلوان میں اتنا اتر سکتا ہے کہ اس کی انسانیت ہی ختم ہو جاتی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لقد خلقنا الانسان فی
احسن تقویم ثم رددنٰہ
اسفل سافلین۔ الا الذین
اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت فلھم
اجرٌ غیر ممنون۔

یعنی پھر ہم نے اس کو ایسا بنایا ہے کہ وہ اسفل سافلین کی پستیوں میں اتر جاتا ہے البتہ وہ لوگ جو ایمان لے آتے ہیں اور اعمال صالح بجا لاتے ہیں ان کے لئے غیر مختتم اجر ہے۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے انسان کی جس طرح ساخت بنائی اس کو واضح فرمایا ہے۔ فرماتا ہے کہ انسان کی پیدائش میں تو ہم نے تمام صحیح صحیح باتیں رکھ دی ہیں ہر چیز جو انسان کے جسم اور روح کے فائدے کے لئے ہے اس میں موجود ہے مگر ہم نے اسکو اختیار دیا ہے کہ وہ ان قویٰ کو صحیح طور پر استعمال کرے یا غلط طور پر۔ اگر وہ غلط استعمال کرتا ہے تو پستیوں کی اتھاہ تک گر سکتا ہے اور اس کے قویٰ ہی اس کی تباہی کا باعث ہو سکتے ہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ تربیت انسانی زندگی میں کتنی اہمیت رکھتی ہے ایک چور ایک زانی شرابی اور ایک ڈاکو کو بھی اللہ تعالیٰ نے اجزاء وہی قویٰ دئے ہیں جو دوسرے انسانوں کو دئے ہیں جو نیک متقی اور خدا رسیدہ اور محبان خلق کو دئے ہیں جہاں تک اللہ تعالے کی رحمانیت کا تعلق ہے دونوں قسم کے لوگوں کی خلقت میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ایک بدترین انسان اور ایک اعلیٰ ترین انسان دونوں کو اللہ تعالے نے احسن تقویم ہی میں پیدا کیا ہے لیکن مختلف تربیت دونوں کے راستے متضاد بنا دیتی ہے ایک بدترین بن جاتا ہے اور ایک نیک ترین۔ ایک چور بن جاتا ہے اور ایک عالم دین۔

یہ درست ہے کہ وراثت کا بھی اثر ہوتا ہے جیسا کہ آج کل کے ماہرین نفسیات نے ثابت کیا ہے۔ تاہم یہ عارضی چیز ہے خواہ بظاہر کتنی ہی گہری کیوں نہ ہو۔ وراثت بھی دراصل آباؤ اجداد کی تربیت ہی کا اثر ہوتا ہے اور چونکہ وہ کسبی ہوتا ہے طبعی اور خلقی نہیں ہوتا اسلئے موزوں تربیت سے وہ بھی زائل ہو سکتا ہے۔

مسئلہ وراثت عیسائیت کا مسئلہ گناہ نہیں ہے۔ عیسائیت کا مسئلہ گناہ یہ ہے کہ چونکہ حضرت آدم نے گناہ کیا اب وہ گناہ نسلاً بعد نسلٍ چلا جاتا ہے اور بغیر کفارہ کے انسان نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ لیکن اسلام کی یہ تعلیم نہیں ہے۔ قرآن کریم سے علم ہوتا ہے کہ اللہ تعالے نے آدم کا گناہ معاف کر دیا تھا اور جو گناہ اللہ تعالے معاف کر دیتا ہے وہ چمٹا نہیں رہتا بلکہ معافی کے بعد انسان ایسا ہی ہو جاتا ہے جیسا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو۔ الغرض ماہرین نفسیات کا مسئلہ وراثت عیسائیوں کے مسئلہ گناہ سے کوئی تعلق نہیں رکھتا اور انسان کو وراثت میں جو کجیاں مل سکتی ہیں وہ موزوں تربیت سے دور کی جا سکتی ہیں۔

اللہ تعالے جب فرماتا ہے کہ

الا الذین اٰمنوا وعملوا
الصالحٰت فلھم اجرٌ غیر ممنون

یعنی پھر بھی خواہ وہ اسفل سافلین میں ہی کیوں نہ گرتے چلے جاتے ہوں اگر ایمان لے آئیں اور اعمال صالح بجا لائیں تو ایسوں کیلئے بھی غیر مختتم اجر ہے۔ چنانچہ دنیا میں ایسی مثالیں کثرت سے موجود ہیں کہ ایک شخص برے راستوں پر گامزن تھا اور گناہ پر گناہ کئے چلا جاتا تھا مگر کوئی ایسا واقعہ اس کو پیش آیا کہ اس کی زندگی ہی بدل گئی اور وہ سیدھے راستے پر چلنے لگا اور آخر فلاح حاصل کر گیا۔ اسی طرح اس کے برعکس بھی واقعات ہوتے رہتے ہیں کہ نیک انسان بری صحبت یا کسی دھچکے کی وجہ سے بدترین انسان بن جاتے ہیں ایمان لانے کا مطلب یہی ہے کہ انسان جو برے راستوں پر چل رہا ہو ایمان لانے سے اپنے میں تبدیلی پیدا کر لیتا ہے اور پھر اگر وہ نیک اعمال بجا لائے تو فلاح حاصل کر لیتا ہے۔

حضرت عمرؓ کا واقعہ اس تعلق میں ایک واضح مثال ہے۔ آپ ایمان لانے سے پہلے اسلام کے سخت دشمن تھے چنانچہ ایک دن آپ اس نیت سے گھر سے نکلے کہ نعوذ باللہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو قتل کر دیں۔ وہ اسی جوش میں آ رہے تھے کہ کسی نے پوچھا کہ کیا بات ہے آپ نے فرمایا میں اس کام کے لئے نکلا ہوں اس شخص نے کہا پہلے اپنے گھر کی تو خبر لو تمہاری بہن اور بہنوئی بھی تو صابی ہو چکے ہیں حضرت عمر یہ سن کر غصہ سے بھرے ہوئے بہن کے گھر پہنچے۔ قرآن پڑھنے کی آواز سن کر اور بھی بھنا گئے اور پوچھ گچھ کرنے لگے یہاں تک کہ آپ نے دونوں پر حملہ کر دیا مگر یکدم آپ پر اثر ہوا اور بہن سے کہنے لگے مجھے دکھاؤ تم کیا پڑھ رہے تھے بہن نے کہا کہ پہلے پاک ہو جاؤ پھر۔ چنانچہ جب آپ نے کلام اللہ سنا تو آپ پر رقت طاری ہو گئی اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔

اگر یہیں تک بات ختم ہو جاتی تو کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوتا۔ آپ اسی وقت سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس گئے اور ایمان کا اقرار کیا اور اسی وقت سے اسلام کے اصولوں پر چلنا شروع کر دیا اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے کے ساتھ آپ کی توبہ قبول کر لی اور آپ نے اعمال صالح سے وہ مقام حاصل کیا کہ جو دنیا میں ہمیشہ تک کے لئے قابل رشک مقام رہے گا۔

اس سے واضح ہے کہ ایمان کی چمک سے وراثت اور غلط تربیت کا اثر زائل ہو جاتا ہے اور پھر اعمال صالح پر قیام کیا جائے تو انسان کچھ کا کچھ بن جاتا ہے ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج مسلمان نہ صرف اعمال صالح سے عاری ہو چکے ہیں بلکہ ان میں ایمان کی وہ چمک بھی نہیں رہی جو ان کی زندگیوں کو تبدیل کر کے رکھ دے اس لئے ایمان کو تازہ کرنے کی اشد ضرورت ہے اللہ تعالیٰ سورہ صف میں فرماتا ہے:۔

"یاایھا الذین اٰمنوا
ھل ادلکم علیٰ تجارۃٍ
تنجیکم من عذابٍ الیم
تؤمنون باللہ ورسولہٖ
وتجاھدون فی سبیل اللہ
باموالکم وانفسکم
ذٰلکم خیر لکم ان کنتم
تعلمون۔ یغفر لکم ذنوبکم
ویدخلکم جنّٰتٍ تجری
من تحتھا الانھٰر ومسٰکن
طیبۃً فی جنّٰت عدنٍ
ذٰلک الفوز العظیم۔"

یاایھا الذین اٰمنوا سے ظاہر ہے کہ یہاں مسلمانوں سے خطاب کیا گیا ہے ایسے مسلمانوں سے جیسے کہ آج کل عام طور پر پائے جاتے ہیں جو ایمان کا دم بھرتے ہیں لیکن حقیقتاً ان کا ایمان ڈھیلا ہو چکا ہے اس لئے قرآن کریم کا یہ خطاب اس زمانے کے مسلمانوں کی طرف ہے ان مسلمانوں کی طرف جن کا ذکر معاصر "دعوت" نے اپنے آخری فقروں میں کیا ہے۔

جماعت احمدیہ کی فعالیت کی وجہ یہی ہے کہ وہ از سر نو ایمان لائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر کے اس نے اللہ تعالےٰ سے نیا عہد باندھا۔ یہ ایک ٹھوس حقیقت ہے یہ ایک ٹھوس بنیاد ہے جس پر احمدیوں نے تعلیم وتربیت سے اپنے اعمال صالح کی عمارت تعمیر کی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ کردار دکھا رہے ہیں جن کا ذکر معاصر نے اوپر کے الفاظ میں کیا ہے احمدیوں کی یہ کامیابی ثابت کرتی ہے کہ

"اس وقت مسلمانوں کو از سر نو خدا

(باقی دیکھیں ص۳ پر)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

ایک تاریخی سوال اور اس کا جواب

حضرت علی رضی اللہ عنہ مدینہ چھوڑ کر عراق کیوں تشریف لے گئے تھے؟

فرمودہ ۱۷ فروری ۱۹۶۱ء بمقام قادیان

قسط نمبر ۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

حقیقت یہ ہے

کہ چونکہ بالعموم بدوی قبائل فوجوں میں چلے گئے تھے۔ اور عرب کی آبادی بہت کم ہو چکی تھی۔ اس لئے عرب میں رہنے والا بیرونی حملہ کی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ مثلاً اگر حضرت معاویہؓ اور حضرت علیؓ کی جنگ ہو جاتی۔ تو دمشق میں بیٹھے ہوئے حضرت معاویہ بہت بڑی فوج لا سکتے تھے۔ مگر مدینہ میں حضرت علیؓ اپنے ساتھ کوئی فوج نہیں لا سکتے تھے۔ پس چونکہ عرب سے کافی فوج کا ملنا مشکل تھا۔ اور حضرت علیؓ نے یہ دیکھا کہ معاویہ دمشق میں بیٹھے تیاری کر رہے ہیں۔ آپ مدینہ چھوڑ کر عراق میں چلے گئے۔ اور آپ نے سمجھا کہ عراق اور ایران خوب آباد علاقے ہیں میں وہاں رہ کر اسلام کی حفاظت کے لئے کافی فوج بھرتی کر سکتا ہوں یہ جواب تھا۔ جو اس وقت میں نے دیا۔ مگر بعد میں مجھے خیال آیا کہ حضرت علیؓ کے عراق جانے میں اللہ تعالیٰ کی ایک اور بھی

بہت بڑی حکمت

تھی۔ بسا اوقات انسان ایک قدم اٹھاتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ میں یہ قدم فلاں غرض سے اٹھا رہا ہوں۔ لیکن درحقیقت اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی کوئی اور حکمت کام کر رہی ہوتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جب مکہ میں مظالم ہوئے اور یہ مظالم روز بروز بڑھتے چلے گئے تو آپؐ نے رؤیا میں دیکھا کہ میں ایک ایسی جگہ ہجرت کر کے گیا ہوں جہاں کھجور کے درخت بڑی کثرت کے ساتھ ہیں۔ طائف اور مکہ کے درمیان ایک مقام نخلہ نامی ہے۔ آپؐ کا ذہن اس طرف منتقل ہوا کہ غالباً ہجرت کا مقام نخلہ ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہجرت کا مقام نخلہ نہیں بلکہ مدینہ تھا۔ اگر آپؐ اپنی مرضی سے ہجرت کرتے تو آپؐ کی نظر مکہ سے دس پندرہ میل کے فاصلہ پر ہی پڑتی۔ اور اس طرح الٰہی منشاء جو اسلام کے دنیا میں پھیل جانے کے متعلق تھا۔ وہ پورا نہ ہو سکتا۔ کیونکہ مکہ متمدن دنیا سے بالکل الگ تھلگ تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے

آپؐ کو یہ حکم تھا

کہ دشمن پر خود حملہ نہیں کرنا۔ اگر یہی صورت حالات رہتی۔ تو ایرانی اور رومی حکومت کو کبھی خیال بھی نہ آ سکتا تھا۔ کہ مسلمان ایک بڑھنے والی قوم ہے۔ اور ان کا مقابلہ کرنا ضروری ہے مگر جب اللہ تعالیٰ کی حکمت کے ماتحت آپ مدینہ میں ہجرت کر کے تشریف لے گئے۔ تو ایک طرف رومیوں کی نظر آپؐ پر پڑنی شروع ہوئی اور دوسری طرف ایرانیوں نے

مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی طاقت

کا مشاہدہ شروع کیا۔ کیونکہ پاس پاس ہی یہودی اور عیسائی قبائل آباد تھے۔ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طاقت پکڑنی شروع کی۔ تو مدینہ کے مرکز ہونے کی وجہ سے یہودی اور عیسائی قبائل کے ذریعہ ادھر ایران میں رپورٹیں پہنچنی شروع ہوئیں۔ اور ادھر رومیوں کو مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی طاقت کا احساس ہونے لگا۔ اور انہوں نے سمجھا کہ گزشتہ روز اول کے مطابق ہمیں آج ہی مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے معدوم کر دینا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ بڑھیں۔ اور ہمارے لئے

کسی مستقل خطرہ کا باعث

بن جائیں۔ چنانچہ ایرانی حکومت نے تو اپنے دو آدمی اس غرض کے لئے بھیجے کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو پکڑ کر لے آئیں۔ اور رومی حکومت نے سرحد پر لشکر بھیج دیا۔ تاکہ مسلمانوں کو ڈرا دھمکا کر ختم کیا جا سکے۔ خدا تعالیٰ کے سامنے تو رومی اور ایرانی لشکروں کی حقیقت ہی کیا تھی۔ یہ تو ایسی ہی بات تھی۔ جیسے بچے بعض دفعہ ماں باپ کے سامنے ان کو ڈرانے کے لئے ہو ہو کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ مگر بہر حال قیصر کسریٰ سے زیادہ عقلمند تھا۔ کسریٰ تو اتنا احمق نکلا کہ اس نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے صرف دو سپاہی بھیج دیئے۔ اور سمجھا کہ اسلام کو مٹانے کے لئے اس کے صرف دو سپاہی کافی ہیں۔ بہرحال یہ ایک ذریعہ بن گیا۔ خدائی حکم کو قبول کرتے ہوئے دشمن سے لڑنے کا ورنہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خود حملہ نہیں کرنا تھا اور دشمن اس وقت تک حملہ نہیں کر سکتا تھا جب تک اسے انگیخت نہ ہوتی۔ مگر جب مدینہ میں

قافلۂ قادیان کیلئے حکومت کو درخواست بھجوادی گئی ہے

احباب اپنے اپنے ضلع کے ذریعہ پاسپورٹ کے حصول کی کوشش فرمائیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

اس دفعہ قادیان کا قدیم مذہبی اجتماع ۱۶-۱۷-۱۸ دسمبر ۱۹۶۱ء کی تاریخوں میں ہوگا اور قافلہ (بشرط منظوری) انشاء اللہ تعالیٰ ۱۴ دسمبر کو لاہور سے بعد دوپہر روانہ ہوگا۔ اور ۲۰ دسمبر کو واپس آئے گا۔ اس مرتبہ دوستوں کی خواہش کے پیش نظر تین سو افراد کے لئے درخواست دی گئی ہے۔ احباب کرام کو چاہیئے کہ جن کے پاس پاسپورٹ موجود نہیں ہیں وہ ابھی سے اپنے اپنے ضلع کے ذریعہ پاسپورٹ تیار کرانے کی کوشش فرمائیں۔ تاکہ قافلہ میں شامل ہو کر اپنے مقدس مقامات کی زیارت اور دعاؤں کے غیر معمولی مواقع سے متمتع ہو سکیں۔ اور جوں جوں ان کے پاسپورٹ تیار ہوتے جائیں۔ وہ نظارت خدمت درویشاں سے مطبوعہ فارم حاصل کر کے اپنی درخواست امیر یا پریذیڈنٹ مقامی کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ بھجواتے رہیں۔ یاد رہے کہ صرف ایسے دوست درخواست دیں کہ جن کے پاس پاسپورٹ موجود ہوں یا انہیں وقت کے اندر اندر پاسپورٹ حاصل کر لینے کی یقینی امید ہو۔ نیز وہ پختہ طور پر قادیان جانے کا ارادہ بھی رکھتے ہوں اور اور بعد میں ارادہ ترک کر کے دفتر کی پریشانی اور ناواجب اخراجات کا موجب نہ بنیں۔

نیز جو سرکاری ملازم قافلہ میں جانا چاہیں۔ ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے محکمہ کے افسر سے تحریری اجازت نامہ حاصل کر کے اپنے پاس رکھیں۔ یہ اجازت نامہ بارڈر پر دکھانا ہوگا۔

مطبوعہ فارم برائے درخواست قافلہ نظارت خدمت درویشاں سے ایک آنہ یا چھ نئے پیسے میں مل سکتا ہے۔ قافلہ کی درخواست آج حکومت کی خدمت میں روانہ کر دی گئی ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔

مرزا بشیر احمد ناظر خدمت درویشاں ۲۱/۶/۶۱

ان کی آنکھوں کے سامنے مسلمانوں نے ترقی کرنی شروع کی تو حکومتوں کو فکر پیدا ہوا اور وہ مسلمانوں کے مقابلہ میں نکل کھڑی ہوئیں اس طرح اسلام اور کفر کی کھلم کھلا جنگ ہوئی۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں مسلمان معلومہ دنیا کے کناروں تک پہنچ گئے۔ پس ہجرت میں بظاہر یہی نظر آتا ہے کہ مدینہ سے چند آدمی گئے اور وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے مدینہ لے آئے مگر درحقیقت

یہ ایک الٰہی تدبیر تھی

اور اللہ تعالےٰ چاہتا تھا کہ مسلمانوں کو مکہ سے دور لے جا کر ایران اور روم کے سامنے کھڑا کر دے اور اس طرح وہ آپ سے نبٹ لیں۔ اسی طرح چاہے حضرت علیؓ کے ذہن میں یہ الٰہی تدبیر آئی ہو یا نہ آئی ہو مگر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حضرت علیؓ کے عراق جانے میں اللہ تعالےٰ کی بہت بڑی حکمت تھی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس وقت قیصر و کسریٰ کی حکومتیں تباہ ہو چکی تھیں مگر وہ کلی طور پر مٹی نہیں تھیں بلکہ ایک طرف ایرانی حکومت کا بقیہ اور دوسری طرف رومی حکومت کا بقیہ مسلمانوں کے خلاف معاندانہ عزائم اپنے دلوں میں پوشیدہ رکھتا تھا اور وہ چاہتا تھا کہ اگر موقعہ ملے تو مسلمانوں کو نیست و نابود کر دیا جائے۔

اس فتنہ کے ازالہ کے لئے

اللہ تعالےٰ نے یہ تدبیر کی کہ ایک طرف معاویہؓ کو دمشق میں بٹھا دیا اور دوسری طرف حضرت علیؓ کو عراق میں بٹھا دیا۔ اسلام کو ایک طرف رومی حکومت سے خطرہ ہو سکتا تھا۔ اور اگر اس وقت رومی حکومت حملہ کرتی تو مسلمانوں کا زندہ رہنا بہت محال ہو جاتا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے ایسے سامان پیدا فرما دئیے کہ جس علاقہ سے گذر کر رومی حکومت آ سکتی تھی اس کے دروازے پر حضرت معاویہؓ اسلامی فوجوں کو جمع کر رہے تھے۔ دوسری طرف ایران سے حملہ کا خطرہ ہو سکتا تھا سو اللہ تعالےٰ نے ایسے سامان پیدا کر دئیے کہ حضرت علیؓ نے عراق میں ڈیرے ڈال دیئے۔ بظاہر وہ آپس میں لڑ رہے تھے۔ بظاہر حضرت معاویہؓ حضرت علیؓ کے خلاف اور حضرت علیؓ حضرت معاویہؓ کے خلاف اپنی فوجیں جمع کر رہے تھے۔ مگر درحقیقت وہ دونو

اسلام کی حفاظت

کر رہے تھے۔ معاویہؓ کی تیاریوں کو دیکھ کر رومی حکومت اسلام پر حملہ کرنے سے ہچکچاتی تھی اور علیؓ کی تیاریوں کو دیکھ کر ایرانی حکومت مسلمانوں کے خلاف کوئی قدم اٹھانے کی جرأت نہیں کر سکتی تھی۔ چنانچہ تاریخ میں اس کا ایک ثبوت بھی موجود ہے لکھا ہے کہ جب مسلمانوں کی آپس کی خانہ جنگی بڑھتی چلی گئی تو روما کے بادشاہ کو کسی نے کہا کہ یہ وقت مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لئے نہایت موزوں ہے۔ وہ آپس میں لڑ رہے ہیں بہتر ہے کہ ان پر فوج کشی کر دی جائے۔ جب پوپ کو اس بات کا علم ہوا تو اس نے بادشاہ کو روکا اور کہا اس قوم میں بیداری پیدا ہو چکی ہے اب اس کا مقابلہ کرنا آسان نہیں۔ پھر اس نے ایک مثال دی۔ اور چونکہ وہ دشمن تھا اس نے گندی ہی مثال دی۔ اس نے کہا بادشاہ سلامت دو کتے لائیے اور ان کے آگے گوشت ڈال دیجئے جب گوشت ڈالا گیا تو دونوں کتے آپس میں لڑنے لگ گئے اس پر پوپ نے کہا اب ان پر

ایک شیر چھوڑ دیجئے

شیر چھوڑا گیا تو وہ دونوں کتے اپنی لڑائی چھوڑ کر شیر پر حملہ آور ہو گئے۔ پوپ نے کہا بس اسی طرح جب آپ نے حملہ کیا ان دونوں نے اکٹھے ہو کر آپ پر حملہ کر دینا ہے۔ چنانچہ بادشاہ نے مسلمانوں پر حملہ کا ارادہ ترک کر دیا۔ یہ بات ابھی دلوں میں اڑتی اڑتی حضرت معاویہؓ کے کان تک بھی پہنچ گئی کہ روما کا بادشاہ مسلمانوں پر حملہ کرنا چاہتا ہے حضرت معاویہؓ نے بادشاہ کو پیغام بھجوایا کہ ہمارے گھر کے جھگڑوں سے کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جانا۔ اگر تم نے حملہ کیا تو پہلا جرنیل جو علیؓ کی طرف سے تمہارے مقابلہ کے لئے نکلے گا وہ میں ہوں گا۔ پس اگر شام اور عراق میں یہ میدان جنگ نہ ہوتے تو چونکہ اس وقت

مسلمانوں کی ابتدائی حالت تھی

دشمن ان پر حملہ کرنے میں کامیاب ہو سکتا تھا مگر خدا تعالےٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ ایک دشمن کے منہ کے سامنے مسلمانوں کا ایک کیمپ لگ گیا اور دوسرے دشمن کے سامنے مسلمانوں کا دوسرا کیمپ لگ گیا۔ اس طرح وہ زمانہ گذر گیا اور مسلمانوں کو اللہ تعالےٰ نے رومی اور ایرانی حکومتوں کے حملوں سے محفوظ کر دیا۔ پس یہ ایک الٰہی تدبیر تھی جو اس تمام کارروائی کے پس پردہ کام کر رہی تھی۔ اگر حضرت علیؓ مدینہ میں ہی رہتے تو ایران ضرور حملہ کر دیتا۔ کیونکہ ایران کا دروازہ خالی پڑا تھا۔ اور اگر معاویہؓ دمشق کی بجائے یمن میں ہوتے تو رومی حکومت ضرور حملہ کر دیتی کیونکہ رومی حکومت کا دروازہ خالی پڑا تھا۔ پس اللہ تعالےٰ نے ایسی تدبیر کی کہ وہ بظاہر آپس میں لڑنے کی تیاری کرتے رہے مگر درحقیقت اس میں بھی

اسلام کی حفاظت کا ایک بہت بڑا راز

پنہاں تھا اور اللہ تعالےٰ نے بتا دیا کہ تم بے شک لڑو۔ ہمارا اسلام پھر بھی قائم رہے گا۔ پھر بھی وہ دشمن کے حملوں سے محفوظ رہے گا۔ اس طرح اس فتنہ میں بھی اللہ تعالےٰ نے اسلام کی حفاظت کا سامان پیدا فرمایا۔

مکرم حکیم عبدالرحیم صاحب مرحوم درویش قادیان

(از مکرم عبدالحی صاحب کھوکھری گارڈن۔ کراچی)

میرے حقیقی چچا حکیم عبدالرحیم صاحب مرحوم درویش ۵ قادیان (برادر اصغر بابو عبدالغفور صاحب مرحوم پنشنر پوسٹ ماسٹر ایبٹ آباد ضلع ہزارہ) کی وفات کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کی تحریر فرمودہ اطلاع بذریعہ الفضل مؤرخہ ۱۶/۶/۶۱ احباب اکرام پڑھ چکے ہوں گے۔ گذشتہ سال مرحوم بغرض علاج لاہور تشریف لائے۔ لاہور کے قیام میں انہیں فالج کا حملہ ہوا۔ پہلے بھی بائیں ہاتھ پر تین چار سال سے فالج کا کچھ اثر تھا۔ فوری طور پر میو ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ دو ہفتہ بعد مرض میں افاقہ ہوا۔ تو مزید علاج کے لئے ربوہ جانے پر اصرار کرنے لگے۔ ربوہ ہسپتال میں بھی علاج جاری رہا۔ مگر ابھی مکمل صحت نہ ہوئی تھی کہ لاہور میرے پاس آ گئے اور سخت اصرار کرنے لگے کہ میرا سفر آخرت قریب ہے۔ لہٰذا جس طرح بھی ہو سکے مجھے میرے بھائیوں (درویشوں) کے پاس دیار حبیب (قادیان) پہنچا دیا جائے اور اس کام میں جلدی کی جائے۔ حکیم صاحب مرحوم کے ان خیالات نے مجھ پر بہت اثر کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت اور حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ کے طفیل قادیان کے درویشان آپس میں اس قدر اخوت و محبت رکھتے ہیں کہ اس کے مقابلہ پر خونی رشتہ داریاں ہیچ ہیں۔

فوری طور پر محترم جناب مولوی عبدالرحمٰن امیر جماعت قادیان کو اطلاع کی گئی۔ آپ نے ازراہ کرم دو درویش بارڈر پر بھجوا دئیے۔ جنہوں نے اپنے کندھوں پر اٹھا کر کسٹم وغیرہ کی چیکنگ کرائی اور اپنے ساتھ قادیان لے گئے۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے ان کی بیماری بہت لمبی ہو گئی۔ محترم امیر صاحب موصوف تیمارداری و علاج تندہی سے کراتے رہے جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

دیگر درویش بھائیوں میں سے خصوصاً برادرم خان فضل الٰہی خانصاحب۔ نذیر احمد صاحب ٹیلر۔ چوہدری نثیف احمد صاحب گجراتی اور سکندر خانصاحب نے حکیم صاحب مرحوم کے آخری ایام میں ان کی بہت خدمت و نگہداشت کی اس کیلئے ان سب کا ممنون ہوں۔ اللہ تعالےٰ انہیں بہتر اجر دے۔ جملہ احباب کرام دعا فرمائیں کہ حکیم صاحب مرحوم کے درجات بلند ہوں۔ اور پسماندگان کو اللہ تعالےٰ صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

ثواب کا ثواب اور فائدے کا فائدہ

سیدنا حضرت مصلح موعود اطال اللہ بقاءہٗ نے ایک مرتبہ جلسہ سالانہ کے موقع پر فرمایا تھا کہ:۔

”جہاں جہاں شہری جماعتیں پائی جاتی ہیں وہاں دوستوں کو ایجنسیاں قائم کرنی چاہئیں۔ اور الفضل کی اشاعت بڑھانے میں مدد کرنی چاہیئے“

آپ اپنے مقدس آقا کے ارشاد کی تعمیل میں اپنے شہر میں ”الفضل“ کی ایجنسی قائم کریں اور اشاعت بڑھانے کی کوشش کریں۔ اس طرح آپ کو الفضل ایک دن پہلے مل سکے گا۔ ثواب کا ثواب اور فائدے کا فائدہ ہوگا۔

(مینجر روزنامہ الفضل)

عیسائیت اور اسلام

"مسیح ——— کلمۃ اللہ"

از مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق بی ایس سی متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

نوٹ:- یہ مقالہ مجلس "انصار سلطان القلم" کے اجلاس (منعقدہ ۱۷/۴) میں زیر صدارت مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری پڑھا گیا۔

کسی بھی مسئلہ کی حقیقت تک پہنچنے کیلئے ضروری ہے کہ انسان بغیر کسی قسم کے تعصب کے اس پر غور کرے، اور جب اس پر صداقت کھل جائے، تو پھر اسے قبول کرنے میں کوئی باک محسوس نہ کرے۔ اور جب تک وسیع الخیالی، بلند نظری، عالی حوصلگی اور اخلاقی جرأت پیدا نہیں ہو جاتی اس وقت تک انسان کسی صداقت کو نہیں پا سکتا۔

قرآن کریم میں حضرت مسیحؑ کے متعلق کلمتہ اور کلمۃ منہ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جس کا ترجمہ مسیحی حضرات یہ کرتے ہیں کہ "مسیح، کلام تھا" اور دوسری جانب انجیل میں مذکور ہے کہ "ابتداء میں کلام تھا، کلام خدا کے ساتھ تھا، کلام ہی خدا تھا" (یوحنا ۱/۱) عیسائی اس سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ قرآن کریم کی رو سے مسیح خدا ٹھہرے۔ کیونکہ جب "مسیح کلام تھا" اور "کلام خدا تھا" تو ثابت ہوا کہ "مسیح خدا تھا"۔ یہ دلیل بظاہر معقول نظر آتی ہے۔ مگر ہم اس کا منطقی مغالطہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔

کسی قضیہ سے صحیح استنتاج کے لئے ضروری ہے کہ اس کے "صغریٰ اور کبریٰ" دونوں کی صحت میں کوئی شک و شبہ نہ ہو۔ لیکن اگر ان میں سے کسی ایک یا دونوں کی صداقت مشکوک ہو، تو وہ قضیہ باطل قرار پائے گا، اور اس سے کسی قسم کے استنتاج کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔ اگر یہ صحیح ہو کہ "مسیح کلام تھا" اور یہ بھی سچ ہو کہ "کلام خدا تھا" تب تو واقعی یہ نتیجہ ٹھیک ہوگا کہ "مسیح خدا تھا" لیکن خواہ یہ صحیح بھی کیوں نہ ہو کہ مسیح کلام تھا، اگر یہ بات ثابت نہ کی جا سکے کہ "کلام خدا تھا" تو یہ قضیہ ہی بالکل لغو ٹھہرے گا اور کوئی شخص اس سے کسی قسم کا نتیجہ نکالنے کی تکلیف گوارا نہیں کرے گا۔ ہم ہرگز اس بات کے قائل نہیں کہ "کلام خدا تھا"، پس ضروری ہے کہ مسیحی حضرات پہلے اسباب کی صحت پر دلیل قائم کریں، اور جب تک وہ اس کی صداقت ثابت نہیں کر دیتے اس وقت تک ان کا کوئی حق نہیں کہ اس قسم کا قضیہ ہمارے سامنے رکھیں کیونکہ انجیل کے فقرات ہم پر حجت نہیں، خصوصاً جبکہ وہ عقل کے خلاف ہوں۔ ذرا اس جملہ کا تجزیہ تو کریں کہ "ابتداء میں کلام تھا، کلام خدا کے ساتھ تھا، کلام ہی خدا تھا"...... یہ بات کہ ابتداء میں کلام تھا، کسی طرح درست نہیں ہو سکتی، کیونکہ کوئی کلام بغیر متکلم کے نہیں ہو سکتا، کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی فعل بغیر فاعل کے صادر ہو جائے؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر یہ بات کیسے ممکن ہے کہ ابتداء میں کلام ہو عقلاً تو ابتداء میں متکلم ہونا چاہیئے، نہ کہ کلام۔ پھر یہ بات کہ "کلام خدا کے ساتھ تھا، کلام ہی خدا تھا" بھی بالبداہت باطل ہے۔ اگر یہ صحیح ہے کہ کلام خدا کے ساتھ تھا کلام ہی خدا تھا؟..... اور جب کلام خود ہی خدا تھا تو پھر ساتھ ہونے کے کیا معنے ہوئے؟؟ ایک چیز کا ایک شے ہونا اور اس کا اس شے کے ساتھ ہونا کیا معنی رکھتا ہے؟ پس درحقیقت یہ سارا جملہ ہی بے معنی ہے، لہٰذا اس پر بنیاد رکھ کر جو بھی نتیجہ اخذ کیا جائے گا وہ بداہتہً غلط ہوگا۔

پھر قطع نظر اس کے کہ یہ استدلال جو عیسائی حضرات کرتے ہیں صحیح ہے یا غلط اس کو قرآن کریم کی طرف ہرگز منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اگر قرآن کہتا کہ "مسیح کلام تھا" اور قرآن ہی کہتا "کلام خدا تھا"، تب تو بے شک کہا جا سکتا تھا کہ قرآن کی رو سے مسیحؑ خدا تھا۔ لیکن صغریٰ انجیل سے اور کبریٰ قرآن سے لے کر ایک نتیجہ نکالنا، اور پھر یہ کہنا کہ یہ نتیجہ قرآن کی رو سے نکلا ہے صریحاً مغالطہ آمیزی ہے!! اس نتیجہ کو تو نہ انجیل کی طرف منسوب کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی قرآن کی طرف کیونکہ قضیہ کے دونوں حصے نہ قرآن میں پائے جاتے ہیں اور نہ انجیل میں، بلکہ ایک جزو قرآن سے لیا گیا ہے اور دوسرا انجیل سے۔

بیشک یہ صحیح ہے کہ قرآن کریم میں مسیح کے لئے "کلمتہ" کا لفظ آیا ہے، لیکن اس سے کسی طرح بھی مسیحؑ کی الوہیت مراد نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ قرآن شریف نے بڑی وضاحت کے ساتھ توحید کی تعلیم دی ہے۔ اور اس کی گہری تفصیلات بھی کھول کر بیان کر دی ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے: ھو الذی لا الٰہ الا ھو۔ یعنی خدا وہی ہے کہ جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں نیز توحید کے مضمون پر مشتمل ایک سورۃ قرآن کریم میں موجود ہے۔ جس میں فرماتا ہے:-

قل ھو اللہ احد، اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد (سورہ اخلاص)

یعنی تو دنیا میں اعلان کرتا چلا جا کہ خدا بس ایک ہی ہے۔ خدا کو کسی کی احتیاج نہیں اس کا نہ تو کوئی بیٹا ہے۔ نہ باپ۔ اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔ پھر بڑے دلکش اور مدلل انداز میں فرماتا ہے:- انی یکون لہ ولد ولم تکن لہ صاحبۃ (انعام ع ۱۲) یعنی خدا کا کوئی بیٹا ہو ہی کس طرح سکتا ہے۔ جبکہ اس کی بیوی ہی کوئی نہیں۔ نیز قرآن کریم میں بار بار مسیحؑ کو خدا کا بندہ قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ سورۃ مریم ع ۲ میں خود حضرت مسیحؑ کا اپنا قول درج ہے: انی عبد اللہ اٰتانی الکتٰب وجعلنی نبیاً" یعنی میں خدا کا بندہ ہوں خدا نے مجھے کتاب دی ہے اور نبی بنایا ہے۔ پھر فرماتا ہے: لن یستنکف المسیح ان یکون عبداً للہ (نساء ع ۲۴) یعنی مسیح ہرگز اس بات سے انکار نہیں کرے گا کہ وہ خدا کا بندہ ہے قرآن کریم کی یہ شان ہے کہ یفسر بعضہ بعضاً یعنی اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کی تفسیر کرتا ہے پس جبکہ سارا قرآن بار بار مسیحؑ کی بشریت کا اعلان کر رہا ہے۔ تو پھر کلمتہ کے لفظ سے الوہیت مسیح کس طرح ثابت ہو سکتی ہے۔

قرآن کریم میں متعدد بار "کلمہ" کا لفظ استعمال ہوا ہے اور کسی ایک جگہ بھی اس کے معنے الوہیت کے نہیں۔ سورۃ لقمان ع ۳۔ فرماتا ہے:- لو ان ما فی الارض من شجرۃ اقلام والبحر یمدہ من بعدہ سبعۃ ابحر ما نفدت کلمات اللہ" یعنی اگر کرہ ارض کے سارے درخت قلمیں بن جائیں اور سمندر سیاہی سے بھرا ہوا ہو، اس طرح کہ سات سمندر اور اس میں ملا دئے جائیں تب بھی خدا کے کلمات ختم نہ ہونگے کلمہ سے کچھ ہی مراد لے لو، یہاں یہ مذکور ہے کہ خدا کے کلمات بے حد و حساب، بے انتہا اور بے تعداد ہیں جو کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔ پس مسیح بھی انہی کلمات اللہ میں سے ایک کلمہ تھے!!

کلمہ کے معنے آیت (نشان) کے بھی ہیں اور کلمۃ اللہ کا مطلب ہے "خدا کا نشان" یعنی ہر وہ چیز کلمۃ اللہ ہے جو کہ وجود باریتعالیٰ کے اثبات کے لئے بطور دلیل اور نشان ہو۔ جس طرح دنیا کی لاتعداد اشیاء خدا کی ہستی پر دلالت کر رہی ہیں۔ کیونکہ مصنوعات، صانع کے وجود پر دلالت کیا کرتی ہیں ——— اسی طرح مسیحؑ کا وجود بھی بوجہ مخلوق ہونے کے اپنے خالق

کے وجود پر دلالت کرتا تھا اور دنیا کی دیگر اشیاء تو خدا کے وجود پر شاہد صامت ہوتی ہیں۔ مگر خدا کے فرستادے اس کے وجود پر شاہد ناطق ہوتے ہیں۔ کیونکہ باقی اشیاء تو زبان حال سے خدا کی موجودگی پہ گواہی دیتی ہیں مگر خدا کے فرستادے زبان قال سے بھی اس کے وجود کی گواہی دیتے ہیں اور بدلائل قاطعہ اور حجج ساطعہ اس کی ذات کو ثابت کرتے اور اس سے بندہ کا تعلق قائم کرا دیتے ہیں۔ پس مسیحؑ بھی اس وجہ سے کلمۃ اللہ قرار پایا کہ اس نے خدا کا چہرہ لوگوں کو دکھایا۔ اور دنیا کا رشتہ خدا کے ساتھ استوار کیا۔ اس میں مسیحؑ کو کوئی امتیاز حاصل نہیں۔ تمام انبیاء ہی کلمۃ اللہ ہوتے ہیں۔

پھر "کلمۃ" سے مراد بشارت بھی ہے اور "کلمۃ اللہ" اس شخص کو بھی کہا جاتا ہے جو خدا کی بشارت کے ماتحت پیدا ہو اور جس کے ذریعہ خدا کی بات پوری ہو۔ چنانچہ قرآن کریم میں حضرت یحییٰؑ (یوحنا) کے متعلق یوں مذکور ہے: "ان اللہ یبشرک بیحییٰ مصدقاً بکلمۃ من اللہ" (آل عمران ع ۴) یعنی (اے ذکریا) خدا تجھے یحییٰ کی بشارت دیتا ہے جو خدا کی بات کا مصداق ہوگا۔ قرآن کریم اور بائیبل دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ یحییٰ (یوحنا) کی ولادت سے قبل خدا نے ان کے باپ ذکریا کو ان کی ولادت اور نبوت کے مقام پر فائز ہونے کے متعلق خبریں دے دی تھیں۔ اور حضرت یحییٰ نے بڑے ہو کر خدا کی ان باتوں پر پورا اتر کر ان کی تصدیق کر دی کہ خدا کی یہ پیشگوئی ٹھیک تھی پس حضرت یحییٰؑ "درحقیقت مصدقاً بکلمۃ من اللہ" ٹھہرے۔

اسی طرح سورہ تحریم کی آخری آیت میں حضرت مریمؑ کے متعلق آتا ہے کہ "وصدقت بکلمات ربھا" یعنی مریم نے اپنے رب کے کلمات کی تصدیق کر دی۔ یعنی آپ کے وجود مبارک سے خدا تعالیٰ کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں جو ان کے متعلق خدا نے خود ان کو بتائی تھیں یا پہلے نوشتوں میں آ چکی تھیں۔

——— (باقی) ———

دعائے مغفرت

میرے دادا جان محترم چوہدری غلام [illegible] صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چنگا بنگیال ۱۵ر جون بروز جمعرات شام پونے چھ بجے حرکت قلب بند ہو جانے سے اچانک انتقال کر گئے اور اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کا جنازہ اگلے روز بعد نماز جمعہ ادا کیا گیا اور مقامی احمدیہ قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔

مرحوم پرانے مخلص احمدی تھے اور نماز اور تہجد کے پابند تھے احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ ان کی مغفرت اور اعلیٰ درجات کے لئے دعا کریں۔

[illegible] افتخار احمد چنگا بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی

لجنات اماء اللہ کا پانچواں سالانہ اجتماع

بعض ضروری ہدایات

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا پانچواں سالانہ اجتماع مورخہ ۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار انشاء اللہ تعالیٰ دفتر لجنہ اماء اللہ میں منعقد ہوگا۔ ناصرات الاحمدیہ کا اجتماع بھی انہیں دنوں ہوگا۔

سالانہ اجتماع کے سلسلہ میں بعض ضروری ہدایات درج ذیل کی جاتی ہیں تاکہ ابھی سے لجنات ان کے متعلق پوری پوری تیاری شروع کر دیں۔

۱۔ ہر لجنہ کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ اس کا کوئی نہ کوئی نمائندہ اجتماع میں ضرور شامل ہو۔ جو لجنات گذشتہ سالوں میں شامل نہیں ہوئیں وہ خاص طور پر مخاطب ہیں۔ جو اب تک اس برکت سے محروم رہی ہیں۔ ان کو اس طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ قواعد کے مطابق ۲۵ عورتوں کا ایک نمائندہ ہونا چاہیئے۔ نمائندہ کے پاس لجنہ مقامی کی تحریر ہو کہ ہماری لجنہ کی طرف سے فلاں عورت نمائندہ ہو کر آ رہی ہیں۔ بغیر تحریر کے نمائندگی نہ دی جائے گی۔

۲۔ حسب سابق سالانہ اجتماع کے موقعہ پر شوریٰ کا اجلاس بھی ہوگا۔ جس میں لجنہ اماء اللہ کی ترقی و بہبودی کے متعلق غور کیا جائے گا۔ براہ مہربانی تمام لجنات شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے تجاویز بھجوائیں۔ تجاویز مرکز میں بھجوانے سے پیشتر اپنی لجنہ میں ان پر غور کر لیا جائے۔ اور معین الفاظ میں تجاویز بھجوائیں۔ ایسی تجاویز یکم ستمبر تک پہنچ جانی چاہئیں۔

۳۔ اس سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ تحریری و تقریری مقابلہ جات ہوں گے۔ گذشتہ سال مقابلوں کے دو معیار ہوتے تھے۔ اب آئندہ تین معیار ہوں گے۔

مندرجہ ذیل عنوانات ہوں گے۔ ان کا اعلان اجتماع سے کافی قبل اسلئے کیا جا رہا ہے تاکہ تمام لجنات اپنی جگہ پر مقابلے کروائیں۔ پھر ان میں سے جو اوّل دوم آئیں صرف ان کے نام مقابلہ کے لئے مرکز میں بھجوائیں۔

۱۔ معیار اوّل۔ اس معیار میں بی اے پاس یا اس سے زیادہ تعلیم کی اور اعلیٰ تقریر کرنے والی عورتیں اور لڑکیاں شامل ہوں گی۔ مندرجہ ذیل عنوانات مقرر کئے گئے ہیں۔ فی تقریر دس منٹ۔

۱۔ قرآن کریم نوع انسان کے لئے آخری مکمل ضابطہ حیات ہے۔

۲۔ ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت۔

۳۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے قرآن۔

۴۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے حدیث۔

۵۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے۔

۲۔ تقریری مقابلہ معیار دوم کے عنوانات مندرجہ ذیل ہوں گے۔ اس میں سیکنڈ ایر سے فورتھ ایر کی لڑکیاں شامل ہوں گی۔ فی تقریر سات سے دس منٹ۔

(۱) مسئلہ نبوت

(۲) لفظ خاتم النبیین کا صحیح مفہوم۔

(۳) لجنہ اماء اللہ کی مختصر تاریخ اور کارہائے نمایاں۔

(۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقابلہ ڈوئی یا لیکھرام سے (تشریح کریں)

(۵) حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں اولاد کے متعلق۔

۳۔ تقریری مقابلہ معیار سوم کے مندرجہ ذیل عنوانات ہوں گے۔ اس میں فرسٹ ایر اور ان سے نیچے کی جماعتوں کی لڑکیاں شامل ہوں گی۔ فی تقریر پانچ سے سات منٹ۔

(۱) ہمارے عقائد

(۲) دعا کی اہمیت

(۳) علم موسیقی و سینما کی خرابیاں۔

(۴) جماعت احمدیہ کی مستورات کی ذمہ داریاں۔

(۵) سادہ زندگی اور تحریک جدید۔

۴۔ تحریری مقابلہ معیار اوّل۔ اس کے لئے تین گھنٹے کا پرچہ ہوگا جو مندرجہ ذیل نصاب پر مشتمل ہوگا

(۱) کتاب حیات طیبہ مصنفہ شیخ عبد القادر صاحب (نصف آخر)

(۲) قرآن مجید کا تیسرا اور چوتھا سیپارہ با ترجمہ یاد کرنا۔

(۳) اس کے علاوہ چند سوالات عام معلومات کے متعلق بھی ہوں گے۔

۵۔ تحریری مقابلہ معیار دوم کا نصاب مندرجہ ذیل ہوگا۔

(۱) قرآن مجید کا دوسرا سیپارہ مع ترجمہ یاد کرنا۔

(۲) کتاب سیرت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم احادیث کی روشنی میں (تقریر سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب بموقعہ جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ ۱۹۶۰ء) اس کے علاوہ عام معلومات پر بھی چند سوالات ہوں گے۔

۶۔ ان مقابلہ جات کے علاوہ ایک مقابلہ مضمون نگاری کا بھی ہوگا جس کے لئے مندرجہ ذیل عنوانات مقرر کئے جاتے ہیں۔ حوالہ جات درج کرنے کے لئے قرآن مجید یا کتاب ساتھ لانے کی اجازت ہوگی۔ بہترین مضمون نگار کو انعام دیا جائے گا اور اس کا مضمون اخبار میں شائع بھی کیا جائے گا۔ مندرجہ ذیل عنوانات مضمون نگاری کے لئے تجویز کئے گئے ہیں۔

(۱) احمدیت اسلام کی نشاۃ ثانیہ ہے۔

(۲) قادیان سے ہجرت اور اس کی واپسی کے متعلق پیشگوئیاں۔

(۳) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کے الہامات کی روشنی میں۔

۷۔ تلاوت قرآن مجید کا بھی مقابلہ ہوگا۔

۸۔ سالانہ اجتماع سے پندرہ دن پہلے ایک پندرہ روزہ تربیتی کلاس جاری کی جائے گی اس کیلئے ہر لجنہ کو چاہیئے کہ ایک نمائندہ بھجوائے۔ نمائندہ کو اردو لکھنا پڑھنا آسانی کے ساتھ آتا ہو اور یکم اکتوبر سے پہلے پہلے اطلاع ملنی چاہیئے۔

۹۔ اجتماع کا سالانہ چندہ لازمی چندہ ہے جو سال میں ایک مرتبہ ۸ آنے فی ممبر کے حساب سے جمع کر کے مرکز میں بھجوانا چاہیئے۔ یہ چندہ لازمی چندہ ہے خواہ کسی لجنہ کا نمائندہ شامل ہو یا نہ ہو۔ لیکن چندہ سالانہ اجتماع ضرور ارسال کریں۔

۱۰۔ تمام لجنات اپنی سالانہ رپورٹیں اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں بھجوا دیں اور سالانہ چندہ کا حساب بھی تاکہ مرکزی حساب سے مقابلہ کیا جا سکے۔

۱۱۔ چندہ ممبری لجنہ اماء اللہ بابت ۱۵ اکتوبر ۶۰ء تا ستمبر ۶۱ء ۱۰ ستمبر ۱۹۶۱ء سے پہلے پہلے بھجوا دیں تاکہ ضلع وار چھپوا کر تمام لجنات کو بھجوایا جا سکے۔ اسی طرح اپنی لجنہ کی کل تعداد ممبرات بھی ضرور بھجوائیں۔ بہت سی لجنات ایسی ہیں جن کی ممبرات کی صحیح تعداد کا ابھی تک علم نہیں۔ تمام لجنات اطلاع دیں کہ ان کو یہ اعلان پہنچ گیا ہے اور انہوں نے اپنی اپنی لجنہ میں اس کی طیاری شروع کروا دی ہے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

شکریہ احباب و درخواست دعا

کثیر التعداد احباب اندرون پاکستان و بیرون نے عزیز بھائی مولوی غلام مصطفےٰ صاحب مولوی فاضل ٹھیکیدار بھٹہ گوجرانوالہ کی وفات پر تعزیت کے خطوط ارسال فرما کر مجھے۔ محترم حضرت قبلہ ام اور اہلیہ مولوی صاحب مرحوم کو ممنون احسان کیا ہے۔ ہم سب دست بدعا ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب برادران کو اجر عظیم عطا فرمائے آمین۔

بزرگان سلسلہ اور جمیع دعاگو احباب خیر سے التماس ہے کہ حضرت قبلہ ام مولوی عبد الحق صاحب بزدولوی کی صحت کے لئے خاص دعا فرماویں۔ اس صدمہ سے ان کی صحت پر بہت برا اثر پڑا ہے۔ ان کی خوراک بھی بے حد کم ہو گئی ہے۔ بخار و کھانسی سے کمزوری بہت ہو گئی ہے۔

(خاکسار۔ غلام احمد بزدولوی انسپکٹر تحریک جدید علاقہ سندھ)

چندہ وقف جدید

کیا آپ نے وقف جدید کا چندہ بھجوا دیا ہے۔ جماعت کے سیکرٹری مال سے اپنا حساب دیکھ لیں اور اگر اب تک چندہ نہ بھجوایا ہو تو جلد ارسال فرما دیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقف جدید)

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

چار پانچ ماہ میں سوتی کپڑے کی قیمتیں مناسب سطح پر آجائیں گی

کپڑا درآمد نہ کرنے کے فیصلہ کی وجہ ــــ بونس واؤچر سکیم جاری رہے گی

لاہور ۲۲ جون۔ وزیر تجارت مسٹر حفیظ الرحمٰن نے کل دوپہر صوبائی دارالحکومت میں بتایا کہ گورنرز کانفرنس نے غیر ممالک سے سوتی کپڑا درآمد کرنے کا فیصلہ اس وجہ کی بناء پر کیا ہے کہ آئندہ چار ماہ میں ہر قسم کے دیسی سوتی کپڑے کی قیمتیں مناسب سطح پر آجائیں گی۔

آپ نے کہا کہ کپڑے کی قیمتوں پر سے قریباً چار ماہ قبل کنٹرول اٹھایا گیا تھا۔ ان چار ماہ کے دوران میں کچھ نہ کچھ اضافہ تو ہونا ہی تھا لوگوں کو مزید چار پانچ ماہ انتظار کرنا چاہیئے ہمیں یقین ہے کہ اس عرصہ کے بعد کپڑے کی گرانی کی شکایت کافی حد تک خود بخود دور ہو جائے گا۔

وزیر تجارت مسٹر حفیظ الرحمٰن راولپنڈی سے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی جاتے ہوئے آج دوپہر لاہور سے گزرے۔ آپ نے ہوائی اڈہ پر مقامی اخبار نویسوں سے انٹرویو کے دوران بتایا کہ مرکزی محکمہ صنعت اور محکمہ تجارت ہر ہفتے ملک کے مختلف علاقوں میں کپڑے کی قیمتوں کا جائزہ لیتے ہیں۔ چنانچہ ہماری آخری مصدقہ اطلاع یہ ہے کہ آج کل کورس اور میڈیم کپڑے کی قیمتیں اس سطح پر ہیں جہاں ہونی چاہئیں۔ اور سوت کی قیمتیں بتدریج گر رہی ہیں۔ البتہ اعلیٰ قسم کے کپڑے کی قیمتیں زیادہ ہیں۔ چنانچہ گورنرز کانفرنس نے طے کیا ہے کہ اعلیٰ قسم کے کپڑے کی پیداوار میں اضافہ کرنے کے لئے امریکہ سے اعلیٰ کوالٹی کا سوت درآمد کیا جائے گا۔

وزیر تجارت نے کہا کہ مرکزی حکومت پارچہ بافی کے تمام کارخانہ داروں پر زور دے رہی ہے کہ وہ اپنی پیداوار میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کریں، کیونکہ اگر کپڑے کی سپلائی میں اضافہ ہوگا۔ تو قیمتوں میں خود بخود تخفیف ہوگی۔ آپ نے کہا کہ اس سلسلہ میں کارخانہ داروں پر یہ پابندی بھی عائد ہے کہ وہ اپنے کارخانوں میں تین شفٹیں جاری رکھیں اور کسی صورت میں کام کی رفتار میں کمی نہ کی جائے۔

وزیر تجارت نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ گورنرز کانفرنس کے فیصلے کے مطابق پاکستان سے کورس کپڑے کی برآمد کی بدستور اجازت رہے گی۔ آپ نے کہا کہ ہمارے ہاں سے کورس کپڑے کی برآمد سے مقامی مارکیٹ میں کورس کپڑے کی قیمتوں پر کوئی خاص اثر نہیں پڑتا۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ ہمارے کارخانوں میں کورس کپڑا خاص مقدار میں بنتا ہے۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ گزشتہ چند ماہ سے کورس کپڑے کی برآمد کی رفتار ویسے ہی کم ہے حالانکہ غیر ممالک میں ہمارے کپڑے کی مانگ بہت زیادہ ہے۔ آپ نے مزید بتایا کہ حکومت "بونس واؤچر سکیم" میں تبدیلی کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ کورس کپڑے کی برآمد پر دس فیصد بونس واؤچر دئے جا رہے ہیں۔ جبکہ کارخانہ داروں کے لئے ان بونس واؤچروں کا پیچ کوئی زیادہ نہیں۔

عدنان میندریس کا ایک اور جرم ثابت ہوگیا

یاسیادہ ۲۳ جون۔ ترکیہ کے سابق وزیر اعظم عدنان میندریس کو نوین الزام میں بھی مجرم قرار دیا گیا ہے۔ اس الزام کی نوعیت یہ ہے کہ مسٹر میندریس نے اپنی سیاسی جماعت ڈیمو کریٹک پارٹی کو ترکیہ پر مسلسل مسلط رکھنے کی غرض سے ایک محاذ قائم کیا تھا۔ اٹھارہ دوسرے لیڈروں کو بھی اسی الزام میں مجرم قرار دیا گیا ہے۔ اب مسٹر میندریس حکومت کے خلاف آئین کی خلاف ورزی کے الزام میں مقدمہ کی سماعت ہو رہی ہے۔ اس مقدمہ کے خاتمہ پر عدالت مختلف مقدمات کی سزاؤں کا اعلان کرے گی۔

اکیس کروڑ افراد ووٹ ڈالیں گے

چندی گڑھ ۲۲ جون۔ چیف الیکشن کمشنر مسٹر سندرم نے کل یہاں ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ بھارت کے تیسرے عام انتخابات اگلے سال فروری میں منعقد ہوں گے۔ اندازہ کے مطابق عام انتخابات میں اکیس کروڑ افراد ووٹ ڈالیں گے خیال ہے کہ پہاڑی برفانی علاقوں کے سوا باقی تمام ملک میں انتخابات ۱۵ فروری کو شروع ہوں گے اور ایک ہفتے میں مکمل ہو جائیں گے دور دراز علاقوں میں اپریل میں ووٹ ڈالے جائیں گے۔ مسٹر سندرم نے مزید بتایا کہ تیسرے عام انتخابات میں ووٹ ڈالنے والوں کی تعداد کا اندازہ ۱۹۵۷ء کے عام انتخابات کے ووٹروں سے دو کروڑ زیادہ ہے۔ مسٹر سندرم نے مزید بتایا کہ کیرالا اور اڑیسہ میں جہاں ۱۹۶۰ء کے وسط میں عام انتخابات ہو چکے ہیں۔ اگلے انتخابات میں ووٹ نہیں ڈالے جائیں گے۔

جمہوری پارٹی کے رضاکاروں نے متعدد افغان عسکریوں کو ہلاک کر دیا

حکومت افغانستان کے خلاف زبردست تحریک ــ سرکاری عمارتیں تباہ کر دی گئیں

پشاور ۲۲ جون۔ ڈیورنڈ لائن کے پار سے آنے والی اطلاعات کے مطابق افغانستان میں خفیہ جمہوری پارٹی کے رضاکاروں نے جنوبی اور مشرقی صوبوں میں سرکاری چوکیوں پر پے در پے حملے کر کے متعدد افغان عسکریوں کو ہلاک و مجروح کر دیا ہے۔ پکتیا میں قلعہ وزیر پر حملے کے دوران افغان عسکریوں کو بھاری جانی نقصان اٹھانا پڑا۔

افغانستان کی حکمران ٹولی کے خلاف جمہوریت پسندوں کی تحریک اب زوروں پر ہے تخت بیگ کی چھاؤنی میں کئی سرکاری عمارتوں کو اڑا دیا گیا۔ جس سے افغان عسکریوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ جمہوریت پسندوں نے گردیز اور سروبی اسی طرح گردیز اور ارگون کے درمیان ٹیلیفون کے تار کاٹ ڈالے ہیں۔

مزارعین کے تحفظ کے لئے آرڈی نینس

لاہور ۲۲ جون۔ حکومت مغربی پاکستان کے ایک اعلان کے مطابق قانون زرعی اصلاحات (ضابطہ مارشل لاء نمبر ۶۴) میں مزارعہ کی بے دخلی سے متعلقہ عارضی دفعہ (پیرا ۲۶) ختم کر دی ہے۔ اب مزارعین کو مختلف ریجنوں میں نافذ قانون مزارعت کی متعلقہ دفعات کے تحت بے دخل کیا جا سکتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اب مزارعین اور زمینداروں کے حقوق و فرائض وہی ہوں گے جو مارشل لاء کے ضابطہ نمبر ۶۴ کے نفاذ سے پہلے تھے۔

سرکاری اعلان کے مطابق صوبائی حکومت نے مزارعت کا ایک جامع آرڈی نینس تیار کیا ہے۔ جو آج کل حکومت کے زیر غور ہے۔

روڈ ٹرانسپورٹ کی اجارہ داری ختم کرنیکا فیصلہ

ملتان ۲۲ جون۔ معتبر ذرائع کے مطابق صوبائی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ پسماندہ اضلاع اور ایسے علاقوں میں جہاں روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کی اجارہ داری قائم ہے۔ وہاں پرائیویٹ کمپنیوں کو بھی بسیں چلانے کی اجازت دی جائے۔

برطانیہ میں چار امریکی اڈے بند

واشنگٹن ۲۲ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ عنقریب برطانیہ میں اپنے چار ہوائی اڈے بند کر دینے کا اعلان کر دے گا۔

درخواست دعا

میری بیوی ایک سال سے بیمار ہے نیز اس کے علاوہ بعض اور بھی مشکلات میں مبتلا ہوں۔ احباب میری بیوی کی صحت اور مشکلات دور ہونے کیلئے دعا فرمائیں۔ (محمد عبداللہ گکھڑ منڈی گوجرانوالہ)

سارا لاہور خاموش علاقہ

لاہور ۲۲ جون۔ صوبائی دارالحکومت لاہور کے میونسپل ایریا کو نو بجے شب سے صبح چھ بجے تک کے لئے "خاموش علاقہ" قرار دے دیا گیا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے پنجاب موٹر وہیکل رولز مجریہ ۱۹۴۰ء کے تحت ایک حکم جاری کیا ہے۔ جس کے ذریعے لاہور کے سارے میونسپل ایریا میں نو بجے شب سے صبح چھ بجے تک کسی قسم کا ہارن گھنٹی یا آواز دینے والی کوئی اور شے بجانے کی ممانعت کر دی ہے۔ یہ حکم فوری طور پر نافذ العمل ہوگا اور تا حکم ثانی نافذ رہے گا۔

آسام میں باون مزدوروں کی گرفتاری

کلکتہ ۲۲ جون۔ آسام کے سب ڈویژن ناگاؤں کے ایک چائے کے باغ کے حالیہ حادثہ کے سلسلے میں کل صبح باون افراد کو گرفتار کیا گیا۔ گزشتہ ہفتے کے روز چائے کے باغ کے مزدوروں نے پولیس پر حملہ کر دیا تھا پولیس نے چائے کے باغ کے منیجر اور کمپنی کے ایک ملازم پر حملہ کے بعد پانچ مزدوروں کو گرفتار کیا تھا۔ پولیس نے مشتعل مزدوروں کو ڈرانے کے لئے ہوا میں گولیاں چلائیں اور پھر آنسو گیس استعمال کی۔ بتایا جاتا ہے کہ دو ہزار سے زیادہ مزدوروں نے پولیس کے دستے کو گھیر لیا تھا۔

شومبے کی رہائی کا امکان

الزبتھ ویل ۲۲ جون۔ کاٹنگا کے سرکاری ذرائع نے بتایا ہے کہ صوبائی وزیر اعلیٰ مسٹر شومبے کے گیارہ ساتھیوں کو رہا کر دیا گیا ہے انہیں کانگو کے دارالحکومت میں مسٹر شومبے کے ساتھ سیاست دانوں کی کانفرنس کے موقع پر گرفتار کیا گیا تھا ان حلقوں نے امید ظاہر کی ہے کہ صوبائی وزیر اعلیٰ مسٹر شومبے اور کاٹنگا کے وزیر خارجہ کو عنقریب رہا کر دیا جائے گا۔

نئے کھیل شامل کرنے کی تجویز

لاہور ۲۲ جون۔ معتبر طور پر معلوم ہوا ہے کہ سیکنڈری بورڈ کے کھیلوں کے مقابلوں میں مزید سات نئے کھیل شامل کرنے کی تجویز ہے ایک ضمنی کمیٹی نے مقابلوں میں ٹیبل ٹینس، سافٹ بال، وزن اٹھانا، باڈی بلڈنگ، جمناسٹکس اور گتکے کو شامل کرنے کی سفارش کی ہے۔

افغان پاوندے پاسپورٹ کے بغیر پاکستان نہیں آ سکیں گے

کوئٹہ وقلات ڈویژن کے لوگوں کی شکایت پر حکومت کی کارروائی

لاہور ۲۳ جون۔ مغربی پاکستان کے گورنر ملک امیر محمد خان نے کل صوبائی دارالحکومت میں بتایا کہ آئندہ موسم سرما سے افغان پاوندوں کو مغربی پاکستان کی حدود میں داخلہ کی عام اجازت نہیں ہوگی بلکہ ان پر یہ پابندی عاید ہوگی کہ وہ اس مقصد کے لئے بین الاقوامی پاسپورٹ صحت کا سرٹیفکیٹ اور دوسری ضروری دستاویزات پیش کریں۔

آپ نے کہا کہ حکومت پاکستان نے یہ فیصلہ صوبائی حکومت کی سفارش کے پیش نظر کیا ہے یہ سفارش کوئٹہ وقلات ڈویژن کے لوگوں کی اس متفقہ شکایت کی بنا پر کی گئی تھی کہ اڑھائی تین لاکھ پاوندے ہر سال بلا روک ٹوک مغربی پاکستان میں آکر نہ صرف متعلقہ علاقہ کی غذائی قلت میں اضافہ کرتے ہیں بلکہ مقامی دیہاتیوں کے لئے بے پناہ پریشانی کا باعث بنتے ہیں آپ نے کہا کہ قبل ازیں زرعی کمیشن نے بھی اپنی رپورٹ میں غذائی قلت کے مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے پاوندوں کے داخلہ پر پابندی عاید کرنے کی سفارش کی تھی۔

گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان مری میں گورنرز کانفرنس میں شرکت کے بعد بذریعہ ہوائی جہاز کل دوپہر لاہور پہنچے آپ نے ہوائی اڈہ پر مقامی اخبار نویسوں سے انٹرویو کے دوران پاوندوں کے داخلہ کے مسئلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے مزید کہا کہ صوبائی حکومت ہر سال ان پاوندوں کے لئے چھ سات لاکھ من گندم مہیا کرتی ہے یہ لوگ اس کے باوجود ممنون نہیں ہوتے بلکہ ہمارے دیہاتی علاقوں میں لوٹ مار کا بازار گرم کرتے ہیں ہم حکومت افغانستان کے مسلسل معاندانہ رویہ کے پیش نظر یہ صورت حال زیادہ برداشت نہیں کریں گے اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ پاوندے ہر سال مغربی پاکستان کے مویشیوں میں متعدی امراض پھیلانے کے موجب بنتے ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ اپنے ساتھ جو بھیڑیں اور دوسرے جانور لاتے ہیں ان میں سے بیشتر مختلف متعدی امراض میں مبتلا ہوتے ہیں موسم سرما گزرنے کے بعد وہ اپنی بھیڑیں تو واپس لے جاتے ہیں مگر متعدی امراض ہمارے مویشیوں کے لئے چھوڑ جاتے ہیں گورنر مغربی پاکستان نے ایک سوال کے جواب میں اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ اگرچہ پاکستان نے ماضی میں افغانستان کے لئے مسلسل دوستانہ جذبات کا مظاہرہ کیا ہے مگر افغانستان کے حکمرانوں پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا اور وہ عناد وعداوت کا مظاہرہ کرتے چلے آرہے ہیں آپ نے کہا کہ ان افغان حکمرانوں نے حال ہی میں پاکستان کی حدود میں گڑبڑ پھیلانے کی کوشش کی تھی مگر اب انہیں پتہ چل گیا ہے کہ امن پسند ہمسایہ ملک کی حدود میں اس قسم کی تخریبی سرگرمیاں فائدہ مند نہیں ہوتیں آپ نے کہا کہ خدا کے فضل سے ہم اس پوزیشن میں ہیں کہ افغانستان یا کسی دوسرے ملک کی اس قسم کی شرارتوں کا موثر طریق سے سدباب کر سکتے ہیں۔ گورنر مغربی پاکستان نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ حکومت پاکستان کے تمام ارباب اختیار کو عوام کی اس رائے سے مکمل اتفاق ہے کہ واشنگٹن میں ہونے والی کانفرنس کے دوران پاکستان کو مالی امداد دینے کا جو فیصلہ ہوا ہے وہ ہمارے لئے انتہائی غیر تسلی بخش

ہے آپ نے کہا کہ حکومت پاکستان عوام کے ان جذبات سے بھی آگاہ ہے کہ موجودہ حکومت امریکہ پاکستان کے مقابلہ میں بھارت کی بہت زیادہ امداد کر رہی ہے چنانچہ صدر پاکستان نے امریکہ کے ارباب اختیار کو ان جذبات سے آگاہ کر دیا ہے آپ نے کہا کہ گورنرز کانفرنس میں یہ مسئلہ زیر بحث نہیں آیا کہ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کو نومبر کی بجائے جولائی کے مہینہ میں امریکہ جانے کی دعوت کیوں دی گئی ہے آپ نے کہا کہ غالباً خود صدر پاکستان کو بھی اس کی وجہ کا علم نہیں تاہم وہ جولائی میں امریکہ جائیں گے اور صدر کینیڈی سے ملاقات کے بعد انہیں یہ پتہ چلے گا کہ امریکی حکمران ان سے جلدی ملاقات کے کیوں خواہاں ہیں۔

امریکہ پانچ ایٹم بم گرائے گا

لندن ۲۳ جون برطانوی اخبارات کے مطابق اگر ایٹمی تجربات دوبارہ شروع کئے گئے تو امریکہ الاسکا کے کوہستانی ساحل پر کیپ تھامسن کے قریب ایک قدرتی بندرگاہ کے لئے پانچ ایٹمی بم استعمال کرے گا امریکہ پانچ ایٹمی بموں کے ذریعے ساحلی پہاڑوں کو اڑانا چاہتا ہے پروگرام کے مطابق پہلے چار ایٹم بموں کے دھماکوں سے بندرگاہ کا طاس بنایا جائے گا یہ ایٹم اسی قسم کے ہوں گے جیسے کہ ناگاساکی اور ہیروشیما پر گرائے گئے تھے اس کے بعد ایک بہت زیادہ طاقت کا ایٹم بم گرا کر بندرگاہ کا دوسرا طاس بنایا جائے گا۔

• مری ۲۳ جون وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر پاکستان اور چین کی سرحد کے متعلق بات چیت کرنے کے لئے پیکنگ نہیں جائیں گے وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر اکرام اللہ نے... [illegible] کل ان اطلاعات کی تردید کی ہے کہ مسٹر منظور قادر عنقریب چین جا رہے ہیں +

پاکستان میں اطالوی سرمایہ کاری کا امکان

روم ۲۳ جون پاکستان اور اٹلی کے اداروں تجارت کے پاکستانی نمائندوں نے پاکستان میں اطالوی سرمایہ کاری کے امکان پر بات چیت کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے اس بات چیت میں کراچی میں تیل صاف کرنے سوئی گیس کی پائپ لائن بچھانے بھاری کیمیائی صنعت انجینئرنگ کی صنعت اور تیل کی تلاش کے لئے باہمی تعاون کے امکان پر تبادلہ خیال کیا گیا وفد کے قائد مسٹر احمد جعفر نے کہا کہ ہم نے اس سلسلہ میں متعلقہ وزارتوں کے حکام سے بات چیت کی ہے اور وزرا پر زور دیا ہے کہ پاکستان میں اطالوی سرمایہ کاروں کو سرمایہ کاری کی اجازت دینے کے سلسلہ میں قانون میں ترمیم کی جائے انہوں نے امید ظاہر کی کہ یہ ترمیم جلد ہو جائے گی وفد کے ارکان نے روم میں اپنے سہ روزہ قیام کے دوران متعدد صنعتی ادارے دیکھے کل یہ وفد اٹلی کے دوسرے علاقوں کے دس روزہ دورے پر روانہ ہو جائے گا۔

ویسٹ انڈیز کے سات جزیروں کو داخلی خود مختاری

لندن ۲۳ جون کل رات ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برطانیہ ویسٹ انڈیز کے وفاق میں سات جزیروں کو داخلی خود مختاری دینے پر رضامند ہو گیا ہے وفاق اگلے سال مئی میں آزاد ہو جائے گا اور اس کے بعد ہی جزیروں کو داخلی خود مختاری دی جائے گی آئین میں تبدیلی کرنے کے بارے میں کل ایک کانفرنس میں سمجھوتہ ہوا تھا۔

درخواست دعا

میری بیٹی عزیزہ مسعودہ شاہدہ کے گلے کے Glands پھول گئے ہیں اس کا گنگا رام ہسپتال لاہور میں چند دن تک اپریشن ہوگا سلسلہ کے بزرگان اور احباب کرام سے اس کی شفائے کامل وعاجل کے لئے دعا کی درخواست ہے (محمد شریف لاہور ہاؤس ربوہ)

لیڈر بقیہ صفحہ ۲

و رسول پر اپنا ایمان تازہ کرنے کی ضرورت ہے جو اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ پروگرام کے مطابق اس عظیم الشان امام وقت کے ساتھ وابستہ ہے جس کی آمد کی بقول مودودی صاحب زبردست پیشگوئیاں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہیں اور جس نے اس زمانے میں تجدید واحیائے دین کی مہم کا آغاز کیا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسی فعال جماعت کھڑی کی ہے جو اپنی تعلیم و تربیت کے لحاظ سے اور تبلیغ اسلام کے جوش کی وجہ سے ساری دنیا میں اسلامی اخلاق کا جھنڈا بلند کر رہی ہے اور دوست دشمن سے داد حاصل کر رہی ہے ولا فخر یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا بڑے بڑے علماء و فضلاء نے بھی اعتراف کیا ہے چنانچہ سید سلیمان صاحب مرحوم ندوی فرماتے ہیں:۔

> "بہتر سے بہتر فلسفہ عمدہ سے عمدہ تعلیم۔ اچھی سے اچھی ہدایت زندگی نہیں پا سکتی اور کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اگر اس کے پیچھے کوئی ایسی شخصیت اس کی حامل اور عامل ہو کر قائم نہیں ہے جو ہماری توجہ محبت اور عظمت کا مرکز نہیں"

(خطبات مدراس مطبوعہ کراچی ۱۹۵۲ء صفحہ ۲۵ بحوالہ ماہنامہ "معارف" اعظم گڑھ جون ۱۹۶۱ء صفحہ ۴۰۵)

ظاہر ہے کہ تجدید واحیائے اسلام کے لئے ایسی شخصیت وہی ہو سکتی تھی جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اس کام کے لئے مامور کیا ہو۔ سو احمدیوں نے اسی کا دامن تھاما ہوا ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ یہ کردار دکھا رہے ہیں وما توفیقی الا باللہ!

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴